جسطرح ہلال مین روز بروز ترقی نور ہوتی ہے اوسیطرح عورت بعنفوان جوانی مین روزانہ خوبی حسن پیدا کرتی ہے اور جسطرح ترقی نور ہلال مین سیاہی شب کم ہوتی جاتی ہے اوسیطرح ترقی حسن جوانی عورت مین آثار طفولیت زائل ہوتے جاتے ہین ٭

پنہہ یعنی ایضًا

اَلسَتِ ہین تَو اُرج اُرنگست جھاک سُہاے

اُکس نکس سب ہین کی پری چین مین آئے

الست ہین نکلتی ہین تو تیری اُرج پستان اُرسینہ اکس نکس مراد انتشار حاصل دوہا تیرے سینہ پر پستان کا جلوہ نمود ہوتی ہی دیگر عورات اتباع کے دلون مین دہڑکا پڑگیا کہ اب بنسبت ہمارے یہہ منظور نظر شوہر زیادہ تر ہوگی ٭

کیات جوبنا مگدہا دوہا

سکھن کنت لون تیہ نین کچ تک ہس لجات

یا نو کنول کلی جتی الین ہلس رہ جات

کنت شوہر کچ پستان الین بہنور ہلس خوش ہوکر حاصل دوہا جسطرح عورات اپنے شوہر کو دیکھکر شرمگین ہوجاتی ہین اوسیطرح یہہ زن نوعمر مجمع عورات مین اپنی پستان نوخیز کو دیکھکر تبسم کنان محجوب ہوجاتی ہے جیسا کہ زنبور سیاہ شگوفہ گل نیلوفر سرخ کو دیکھکر دلمین نہایت خوش ہوتا ہے چشم زن نوعمر مراد از زنبور سیاہ پستان زن نوعمر مراد از شگوفہ

گل نیلوفر سرخ ٭

آگیا ب جو بنا دو ہا

وا دن باندہی سانس مین ہوڑہ سکہن مون لائے

سومیری یہہ ٹہور ٹہوئی ہیئین اسسی آئے

سانس دم ہوڑ شرط ٹہور جگہہ یہہ دل اسسی یہی حاصل

دو ہا یہہ نابالغ اپنی پستان کا ادبہار دیکہا اپنی مصاحبہ سے کہتی ہے کہ جو بروز فلان مین نے سکہیون سے شرط باندہ دم کو روکا تہا وہ دم میرے سینہ مین پہسکر آج اسجگہہ پر ا وبہرا ہے اسکو دیکہو ٭

بنوڈہا گمدہا دوہا

سکہن کہین لال آبہرن نیک نہ پہرت بام

من مین من سکچت ڈرت بہرم لال کی نام

لال سرخ ابہرن لباس زیور و بارچہ بام عورت بہرم بس وپیش

حاصل دوہا یہہ نایکا نوجوان سکہیون کے کہنے سے لباس لال زیب بدن کرنے مین انکار کرتی ہے وجہہ یہہ ہے کہ لال سرخ کو کہتے ہین اور لال شوہر کو بہی کہتے ہین سوا اسکے یہہ سبب ظرافت سے اقبال پہننے لباس لال مین اقبال سوا صلات شوہر قرار دین لہذا ڈرتی ہے اور پس وپیش کرتی ہے ٭

بشر بدہ بنوڈہا گمدہا دوہا

ہنست ہنست رت بات لہہ یون روئی کہہ تیہہ

دکہ دکہ جیون دامنی نا چین برسے مینہہ

رت بات کلام مباشرت دامنی برق حاصل دوہا ہنگام ہمبستری شوہر یہہ نایکا کم عمر یون ہنستی روتی غصہ کرتی ہے کہ گویا بجلی چمک کر ناجتی ہو اور پانی برستا ہو خندہ مراداز برق وگریہ مراداز باران ٭

متہہ یعنی ایضاً

رتیہ اگیان ارگیان مین پریم نہ دیت جناے

جمن گنگ تہہ پای کی رہی ہرسنتی بہاے

اگیان جہل گیان علم پریم محبت حاصل دوہا نایکا عمر کہ جسمین بلوغ دانائی اور نقصان نادانی ہنوز نہین ہوا لہذا بوجہ اختلاط ہردوحالت حال اوسکی محبت کا نسبت شوہر کے معلوم نہین ہوتا جیسا کہ مابین دریاے گنگ وجمن کے وجود سرستی مفقود ہے ٭

مکدہا کی سرت آنت دوہا

یون سہیت کو او لٹا البن انگ بناے

ملی بہپ کی باس یون سانس نہ پائی جاے

البن عورات انگ جسم ملی بہپ گل بالیدہ باس خوشبو حاصل دوہا قول نایکا کی مصاحبہ کا نایک سے کہ اے صاحب کوئی زنان نوعمر کے جسم کو ایسا لمتا ہے کہ جیسا تم نے ملا یعنی جیسی ملے ہوئے پہول مین خوشبو نہین رہتی ہے ایسا ہی اسکے بدن مین دم معلوم نہین ہوتا ٭

مدہیا دوہا

بِیَہ تِیَہ پلن کِپاٹ کُٹ نِرکھہ لِیہہ دِرگ کور

گُھلَت پریم کی جور تین مُندت نیم کی جور

پلن مژگان وجفن کِپاٹ کِواڑ کُٹ سخت نِرکھہ لیہہ دیکھ لی درگ کو گوشۂ چشم پریم محبت نیم پابندی طریقہ جور زور حاصل دوہا قول سکھی کا نایکا سے کہ شوہر کے جفن در بند سخت ہین انکو گوشۂ چشم سے دیکھ یہ قوت محبت سے وا ہوتے ہین اور خود بینی سے بند ہو جاتی ہین ؛

پُنہہ دوہا

رَمنی مَن پاوت نہین لاج پریت کو انت

دُہون اور اینچو پھرے جیون بِچ تیہ کو کَنت

رمنی عورت پریت محبت انت انتہا بِچ دونون تیہ استری کَنت شوہر حاصل دوہا عورت کا دل شرم ومحبت دونون کی انتہا نہین پاتا کہ آیا حیا مقدم کرون یا محبت لہذا دونون طرف کنچا ہوا پھرتا ہے جسطرح سے کہ دو عورتون کا شوہر

مدہیا انت کا ما دوہا

یُون تیہ نہین لاج مین لست کام کی بہائے

بلو سلل مین نیہہ جیون اوپر مین درسائے

کام شہوت سلل آب نیہہ روغن حاصل دوہا نایکا کی آنکھون قعر گریز مین ہنگام مستی غلبۂ شہوت ایسا نمود ہوتا ہے کہ جیسی دہنیت روغن بر روے

آب ظاہر ہوجاتی ہے ؛

مدھیا کی پرت دوہا

کان پرت مرگ لون پری مرجھیہ للن کی پران

کنٹھ بھنک تو پھر جھنک دھن لیتی جب تان

کان پرت بمجرد استماع مرگ لون مثل آہو مرجھیہ غفلت للن شوہر پران جان کنٹھ بھنک آواز خوش گلو تو پھر جھنک آواز زنگولہ دھن کمان دھن تال تان چڑھا کر تان راگ حاصل دوہا جب مطلوبہ آواز خوش گلو سے باتفاق تال زنگولہ تان یعنی راگ لیتی یعنی آغاز کرتی ہے اوسوقت سنتے ہی شوہر مطلوبہ کا مثل آہو کے غافل و خود فراموش ہوجاتا ہے اور مثال آہو سے یہہ مراد ہے کہ آہو عاشق راگ ہے دوسرے یہہ کہ آواز خوش گلو و تال آواز زنگولہ کا قوس جب نایکا تانتی ہے اوسوقت طالب مطلوبہ کا بمجرد سننے کے مثل آہو تیر خوردہ کے غافل و خود رفتہ ہوجاتا ہے ؛

مدھیا کی بیرت دوہا

رمت رمن بیریت تیون لاج مدن مین چھاک

جیئون رتھ ہاکت سارتھی دھون لیک کو تاک

رمت مباشرت کرتی ہے رمن عورت بیریت برعکس لاج حیا مدن شہوت چھاک چڑھ سارتھی رتھبان دھون دونون لیک راہ جیسا اراہ تاک دیکھ کر حاصل دوہا ہنگام مباشرت

برعکس یعنی مرد نیچے اور عورت اوپر مطلوبہ شرم و شہوت دونوں میں مبتلا ہو کر دونوں امر ایسے ملحوظ رکھتی ہے کہ جسطرح ارا بچی ارابہ کے نشان راہ ہر دو جانب کو دیکھکر رتھہ ہانکتا ہے

پروڑھا دوہا

جب بنتا برکھہ راس مین رب جوبن چمکائے

مدن بیتن برت دیوس بڑہ لاج سیت گھٹ جائے

بنتا عورت برکھہ راس برج ثور رب آفتاب جوبن حسن و جوانی مدن شہوت بیتن گرما برت دیوس روز بروز بڑہ زیادہ ہوتی ہے لاج حیا سیت سرما حاصل دوہا جب آفتاب برج ثور مین آتا ہے روز بروز گرمی زیادہ ہوتی ہے اور سردی جاتی ہے اسیطرح عورت جب حسن جوانی چمکاتی ہے گرمی شہوت بر سر ترقی ہوتی ہے اور سردی حیا زائل

پروڑھا کی سرانت دوہا

ڈھرک پری کھون آرسی نکھہ کچ سیس سہائے

ترن چھپیو منو گر سکھر ڈیچ نکس درسائے

ڈھرک پری علیحدہ ہو گیا ورسی چولی نکھہ ناخن کچ پستان سیس سر ترن آفتاب گر سکھر چوٹی پہاڑ دوج مراد ہلال حاصل دوہا انجام مباشرت مین چولی پستان نایکا سے جدا ہو گی اور اوس نے ہاتھ سے پستان کو چھپایا شاعر اوسکی مثال بیان کرتا ہے کہ گویا آفتاب چوٹے پہاڑ مین پوشیدہ ہوا اور ماہ نو طلوع ہو کر نظر آیا آفتاب مراد از پستان و چوٹی پہاڑ مراد از دست

دہلال مرادازناخن دست نایکا

مدہیا دہیرادوہا

لکہت ہتی درگت کمل لیے چور بدن رب اور

اب ان آنن چند ہت کر تو نین چکور

لکہت ہتی دیکہتی تہی درگ کمل لیے آنکہہ نیلوفری کرکے چور پوشیدہ بدن چہرہ رب آفتاب اور طرف آنن چہرہ ہت واسطے نین آنکہین چکور تیدر د حاصل دوہا قول نایکا کا نایک سے کہ اینک مین اپنی آنکہہ کو مثل نیلوفر سرخ کہ جو ہمیشہ دن مین شگفتہ رہتا ہے اور رات کو غنچہ ہوجاتا ہے بناکر تمہارے چہرۂ خورشید مثال کو پوشیدہ از انظار حاسدان دیکہتی تہی اور اب اس تمہارے چہرہ ماہ تمثال کے دیکہنے کو مین آنکہہ کو چکور کہ جو عاشق ماہ ہے بناؤنگی خلاصہ یہہ کہ در پردہ شکایت غیر حاضری دن کی کرتی ہے ؀

مدہیا دہیرا دوہا

یہی بڈائی تم رکہی میری بہت ٹہرائے

ہاتہہ پرت ہو اور کی پاین پرت ہو آئے

یہی یہہ بڈائی بزرگی حاصل دوہا قول نایکا کا نایک سے از راہ طعن کہ آپ میرے تو پاون پڑتے ہو آکر مگر ہاتہہ اوروں کے پڑتے ہو پس یہی بڑائی میرے واسطے آپ نے تجویز کی ہے ؀

مدہیا دہیرا دہیرا دوہا

کت بنولیت نہٹر کی یہہ پونچہت گہہ ہاتہہ

ہوریں دہن انسواگہن بوند لون جہری بات کی ساتہہ

کت کیون بنولیت نہین بولتی ہو شہر کی بیرحمی کرکے گہن بوند باران لون طرح حاصل دوہا ۔ نایکا اپنے شوہر کا ہاتہہ پکڑکر یہہ کہتی ہے کہ بے رحمی سے مجہہ سے کیون نہین بولتے ہو اور سیل اشک کا اوسکی آنکہونسے مثل باران کے برستا ہے بات کرنے کے ساتہہ ؛

پرورہا دہیرا

پاگ دہری پیری کہری پیہ مکہہ پری نہار

پہول چہڑی کرمین دہری آنکہہ بہری جہکار

پاگ دستار پیری کہری زردچہیی پیہ مکہہ چہرہ شوہر پری نہار نظر آئی جہجہکار غصہ ناک حاصل دوہا نایکانے اپنے شوہر کو دستار چنپی زرد باندہے ہوئے دیکہہ چہڑی پہولون کی ہاتہہ مین لی چشم غصہ ناک کی مراد یہہ کہ نایکا کو دستار زرد چنپی ہمرنگ انباغ ناگوار معلوم ہوئی ؛

پرورہا دہیرا ادہیرا

نین لال تک رس ڈری کچہو نہ بولی بال

بانہہ گہت ہی لال اُرہنی توڑ اُرمال ؛

نین لال چشم سرخ تک دیکہکر بال عورت بانہہ دست گہت ہے پکڑتی ہے لال شوہر اُرسینہ ہنی ماری مال مالا حاصل دوہا

نایکا اپنے شوہر کی چشم غصہ ناک دیکھکر ڈری اور کچھہ نہ بولی الا جب شوہر نے ہاتھہ اوسکا پکڑا نایکا نے مالا اپنی گلی کی توڑ کر سینہ شوہر پر ماری ؛

جیشٹھا و کنیشٹھا یعنی بزرگ و خورد

کن سکھئیر یہہ کھیل بل دینہوں تمہین سکہائے
موٹھہ مار واکی درگن موکہہ مانڈت دہائے

کن سکھئے سکھئیر عجیب بل قربان موٹھہ مشت گلال وغیرہ درگن آنکھوں مانڈت ملی ہو دہای دوڑکر حاصل دوہا دو عورت چھوٹی بڑی اپنے شوہر سے کہتی ہین کہ یہہ بازی عجیب تمکو کسنے سکھلائی ہے کہ ایک کی آنکھہ مین موٹھہ گلال وغیرہ کی مارکر دوسرے کو ملتی اور عاجز کرتی ہو ؛

پرو ڑہا دہیرا دوہا

ڈری گانٹھہ جو بال ہیہ لیے نیکہوں ناتھہ
پرگٹ بال مدہ گانٹھہ لون بہی گہت ہین ہاتھہ

ڈری پڑی گانٹھہ گرہ بال عورت ہیہ دل لہی نہ دریافت ہوسکے لیہون کسیطرحسے ناتھہ شوہر پرگٹ ظاہر بال ہوے مدہ درمیان لون طرح گہت پکڑتے ہوئے حاصل دوہا نایک کیطرف سے نایکا کے دلمین جو گرہ ملال پڑی تہی وہ نایک کو کسیطرح سے ظاہر نہوئی مگر جسوقت نایک نے ہاتھہ نایکا کا پکڑا اوسکی کم توجہی وغیرہ سے وہ گرہ ملال ظاہر ہوگئی جیسا گرہ موئے باریک کی کہ بادی النظر مین چاہے تمیز نہوسکے مگر بال کو ہاتھہ مین لینے سے ظاہر ہو جاتی ہے ؛

انڈھا پرکیا

نَین اَچل چل مانج تو دُواوِیدہ مَن رَنج

نِبپت لاگت کنج اَر اَپیَت لاگت کہنج

نین آنکھین اچل غیر متحرک چل متحرک مانج خوش وضع تو تیری دواوِیدہ دونون طرح من رنج تسکین دہ ولنج پت شوہر و داپ پت مرد غیر کنج گل نیلوفر سرخ کہنج صعوہ حاصل دوہا اے نازنین تیری چشم خوش وضع متحرک و غیر متحرک دونوطرح سے تسکین بخش دل ہین کہ اپنے شوہر کو مثل گل نیلوفر سرخ کے غیر متحرک اور مرد غیر کو مثل صعوہ کے کہ جو ہر دم متحرک رہتا ہے متحرک معلوم ہوتی ہین ؛

انوڑہا پرکیا دوہا

رُوکھی ہوجن باس کون چھوری دیت بنائے

بنا چڑھین سر نیہ جو چیڈ ہیو نیہہ سر آئے

روکھی مراد خشک مزاجی ہوجن مت کر باس کون مثل خوشبو کے نیہہ محبت و روغن حاصل دوہا تول سکھی کا نایکا نا خشکم عمر سے کر تو نیہہ سے خشک مزاجی مت کر چوری مثل خوشبو کے ظاہر ہوجاتی ہے کر بلا چڑھے ہوئے تیل کے سر پہ کہ مراد شادی ہونے سے ہے تیرے سر پر محبت غیر چڑھی ہی ہے آکر ؛

سامانیا

مُکتَ مَال لکھہ دہن کہو یہہ اجگت ہے نا ہنہ
گنگ تہاری اُر بنی شو میری اُر نا ہنہ

مکت مال بمعنی مروارید لکھہ دیکہہ کے دہن بمعنی آفرین بمعنی صورت اجگت مثال ناموزون گنگ دریاے گنگ شو نام مہادیو اُر سینہ حاصل دوہا نایکا اپنے شوہر کو مالاے مروارید پہنے ہوئے دیکہکر ظریفانہ یہہ کہتی ہے کہ جیسے آپکے سینہ پر یہہ مالا مثل لہر دریاے گنگ کے خوشنما ہے ویسے ہی میرے سینہ پر بہی یہہ پستان کہ جو بصورت شیو ہین زیبندہ ہین اور یہہ مثال جو مین نے بیان کی ناموزون نہین ہے کہ مہادیو اور گنگا کی مناسبت ظاہر ہے ۔

اتہیہ سنہوگ وکہتا دوہا

تیری باس پرکاس پر نہہ شباس بسائے
مو کارن لائے نہین آپ ہی آپ لگائے

پرکاس بمعنی ظاہر نہہ شباس عطر خوشبودار بسائے خوشبو دیتا ہے حاصل دوہا نایکا اپنی مصاحب سے بحالت مستی یہہ کہتی ہے کہ اے سکہی تیرے لباس مین ظاہر عطر خوشبودار کی نہایت خوشبو آتی ہے تو میرے واسطے کیون نہین لائی آپ ہی لگا آئی مراد میری مطلب کو کیون نہ لائی

پریم گربتا دوہا

ییہہ مورت میری سدا اکہین درگن بسائے
دربت گوری دیہہ یہہ مت سونری ہوی جائے

پیہ شوہر سورت سورت سدا ہمیشہ درگن آنکھون بسای جاگزین
ڈرپت ڈرتی ہے گوری دیہہ صورت صبیح مت مبادا سونزی
ہیچ حاصل دوہا یہ نایکا اپنی محبت کا ہونا شوہر کے دلپر یقین کرکے
اپنی مصاحبہ سے کہتی ہے کہ شوہر میرا میری صورت کو ہمیشہ اپنی آنکھون مین
بسائے رکھتا ہے لہذا مین ڈرتی ہون کہ مبادا بوجہ سواد چشم شوہر رنگت
میرے جسم کی ملیح نہو جاوے ٭

روپ گربتا دوہا

جوبن لہاَن روپ ٹھگ اد بُہت گت یہکین
آپ جگت کو مار کے ہتیا مو سر دین
جوبن جوانی ان روپ ٹھگ مراد خوبصورتی ادبہت گت حالت عجیبہ
جگت دنیا ہتیا جرم حاصل دوہا یہ نایکا مغرور حسن اپنی مصاحبہ
سے کہتی ہے کہ اس جوانی نے غارتگر خوبصورتی کو اپنا رفیق پاکر کیا غضب کیا
کہ تمام دنیا کو مارکر جرم اوسکا میرے سر پر قایم کرایا ٭

مانئی دوہا

ڈہرت مانئی درگن یون آنسو بند بسال
منو مانسر کنول تین جہرت مکت کی مال
ڈہرت ڈہلتا ہے مانئی نایکا ملول آنسو بند قطرات اشک بسال
خوشنما مانسر نام تالاب کہ جسمین مروارید پیدا ہوتے ہین - دنیز نام
سینہ کہ جسمین کنول دکھا رہتا ہے کنول گل نیلوفر سرخ جہرت جہڑتی ہین

تمکت کی مال ار راہے مروارید حاصل دوہا بحالت ملال نایکا کی آنکھون
سے قطرات اشک مسلسل یون گرتے ہین کہ گویا تالاب مانسر سے کہ جسمین مروارید
و کنول پیدا ہوتا ہے اور مراد سینۂ و دل سے بھی ہے ہار مروارید برستے ہین ؁

سو آدہین تیکا دوہا

نِرَکھہ نِرَکھہ پَرِت دِیوَس نِس تِیہ چَکھہ پَنکھہ اُدر
کَمَل جَان اِل ہُوت ہین سَس آنَان چکور

نرکھہ نرکھہ دیکہہ دیکہکر پیرت روزانہ دیوس نس دن رات تیہ چکھہ آنکھین ہوت ہیہ مکھہ چہرۂ شوہر اور طرف ال بہنورا سس ماہتاب آنان تصور کرکے چکور تدرو حاصل دوہا یہ نایکا خالی از خلل بیگانہ شب و روز چہرۂ شوہر کو باطمینان تمام دیکھا کرتی ہے دن مین تو چہرۂ شوہر کو کنول سمجھکر آنکھین اوسکی زنبور سیاہ کہ جو عاشق گل ہے ہوتی ہین اور رات کو ماہ کامل سمجھکر وہی آنکھین چکور کہ جو عاشق ماہ ہے ہوجاتی ہین

انکنٹھا دوہا

سَکھی کہا جِیہ سَاج کی آج نَہ آئی نَاتہہ
گَرہ بُہولی کَنگ لَون پہری مُو مَن سَنج جَن نَاتہہ

ساج آرایش کہاگ پرند حاصل دوہا قول نایکا محزون کا اپنی مصاحبہ سے کہ اے سکھی مین آرایش اپنی کیا کرون آج میرا شوہر نہین آیا افسوس کہ مثل طایر آشیان گم کردہ کے پہرتے ہونگے میرا دل او نہین مین ہے ؛

کھنڈتا دوہا

پیتم مکھ لکھ یون ڈری تیہ چکھ آنسو آئے

منون مدھکر مکرند کون اگنی کی بہر کھائے

پیہ شوہر تن طرف مکھ چہرہ ڈری پوشیدہ ہوے چکھ آنکھ مدھکر بہونرا مکرند عصارۂ گل حاصل دوہا یہ نایکا چشم پُر از اشک ہوئی کہ چہرہ شوہر پر نظر پڑی بمجرد دیکھا ینہ چہرۂ شوہر وہ اشک یون غایب ہوگئے کہ گویا زنبور سیاہ عصارۂ گل کو اگنی کر کے بہر کھا گیا ٭

پرلبدھا دوہا

لکھ سنکیت سونون رہی یون تیہ نار نوائے

منون بنی شیو کی کری سبل کام کون پائے

سنکیت مقام مواصلت سونو خالی نار گردن نوائے جھکائے بنی مناجات شیو نام مہادیو کہ جنہون نے شہوت کو جلا دیا سبل کام غلبۂ شہوت حاصل دوہا یہ نایکا جب حسب اقرار مقام موعود پر گئی اور اوس جگہ کو خالی از مطلوب خود دیکھا تب گردن جھکا کر رہ گئی گویا مہادیو کو مناجات کر رہی ہے کہ تم نے کام یعنی شہوت کو جلا دیا ہے میری بھی شہوت جلا دو ٭

کلنتہتا دوہا

آلی مان آو کی دسی جہار یو ہر کرینہہ

تیو کر دہ لبن نان جہتو اب جہوٹ ہر دیہہ

الی سکھی مان ملال وغصہ آہ سانپ دسی گزیدہ نیہہ محبت کردہ غصہ حاصل دوہا قول سکھی کا سکھی سے کہ اس نائیکا کو مار ملال نے کاٹا ہے اسکے طالب نے اسکو محبت کرکے جھاڑا مگر اسکا زہر ملال بوجہ غصہ دور نہین ہوا اب اوسی حالت مین اسکی جان اسکے جسم سے دور ہوا جاتی ہے

باسک سجیا دوہا

رتیہ سکھ سیج بچھائے یون رہی باٹ پیۂ ہیر

کہیت بنائے کسان جیون رہت مینہہ اوسیر

تیہ عورت سکھہ سیج بستر تکلف باٹ راہ کسان کاشتکار مینہہ باران اوسیر انتظار حاصل دوہا نایکا بستر مکلف بچھا کر اپنے شوہر کا اسطرح انتظار کرتی رہی کہ جیسے کاشتکار کشت کو مرتب کرکے پانی برسنے کا منتظر رہتا ہے

ابہار کا دوہا

ایسی کامن لاج مین پیۂ پین اٹکت جائے

جیسین سلتا کو سلل یون ساہین پائے

کامن زن نازنین پیہ شوہر پین نزدیک اٹکت جائے آہستہ آہستہ جاتی ہے جیسے جسطرح سلتا ندی سلل آب یون ہوا ساہین مقابل حاصل دوہا زن خوبصورت و نازنین بسبب شرم وحیا اپنے شوہر کے پاس رکتی ہوئی آہستہ آہستہ جاتی ہے جیسے آب دریا ہوا کو مقابل پاکر آہستہ آہستہ بہتا ہے ؂

تینیۂ یعنی ایضاً

انگ چھپاوت سرب سون چلی جات یون نار
کھولت بیچ چھٹا چتی ڈہانپت گھٹا نہار

انگ جسم چھپاوت پوشیدہ کرتی ہوئی سرب سون سب سے بیچ چھٹا برق چتی دیکھ ڈہانپت چھپاتی ہے گھٹا ابر سیاہ نہار دیکھکر
حاصل دوہا یہ نایکا برق تمثال شب تاریک مین لباس سیاہ پہنکر سب سے اپنے جسم کو یون چھپاتی ہوئی مطلوب کے پاس جاتی ہے کہ برق خیال دیکھکر چہرہ کو کھول دیتی ہے کہ ہمرنگ برق ہے اور گھٹا کو دیکھکر چہرہ پوشیدہ کرلیتی ہے کہ لباس سیاہ ہمرنگ گھٹا ہے

پروکھت پتکا دوہا

نس جگان پرات ہہ چہت پران مجوری تال
انگ نگر مین برہ یہہ بہیو نیو کتو آل

نس جگان رات جگا کر پرات ہہ صبح کو پران جان مجوری مزدوری حال جلد انگ نگر دیار جسم برہ ہجر حاصل دوہا اس دیار جسم مین ہجر نئی طرح کا کتوال ہوا ہے کہ رات بھر جگانے کی مزدوری مین صبح کو بعجلت جان طلب کرتا ہے

لکھت پتکا دوہا

پہلین باکہہ نہ آیہو جو آساڈہ کی مانس
پرتمہ جہر چیت باس یون کتی بہوسانس

پہلین پاکہ حصہ اول یعنی نصف ماہ پر تہمہ جھڑ بار ان اول چہت باس مراد مردہ سانس دم حاصل دوہا نایکا اپنے شوہر کو لکھتی ہے کہ اگر نصف ماہ اساڑہ تک تم نہ آوگے تو اول ہی بارش مین مجھکو مردہ پاوگے

کہت پتکا دوہا

پیہ کی چلت بدیس کچہو کہہ نہ سکے کٹھور

چرن انگوٹہا تین ہی داب چہور اچہور

سجو رباجیا چہورا دوپٹہ چہور گوشہ حاصل دوہا یہ نایکا باجیا ہنگام روانگی شوہر خود بسفر کچہہ کہہ نہ سکی مگر انگوٹہے پیر سے گوشہ دوپٹہ شوہر کا داب کر رہ گئی ❖

کردی یہہ جو چیکنن ہرت لائے سنیہہ

برہ اگن جو جہنک مین ہون جیت ایک کیہہ

چیکنی آراستہ وصاف و روغن کردہ سنیہہ محبت و روغن برہ اگن آتش مہاجرت جہنک ایک ساعت کیہہ خاکستر حاصل دوہا قول نایکا کا سکھی سے کہ جس جسم کو روغن محبت طالب نے چکنا و آراستہ کیا تہا وہ اب بہ آتش مہاجرت ایک ساعت مین خاکستر ہوا جاتا ہے ❖

اگم کہت پتکا دوہا

ہر آون سن پتیک گہہ اگمن ہر کہہ سنیہہ

نکہہ سی سکہہ لون بال کی بہی چیکنن دیہہ

پتھک مسافر و قاصد سے یہہ محبت نکھہ سے سکھہ لون سرا پا
بال عورت چکنی آراستہ و تازہ حاصل دوہا اپنے طالب کا آنا زبان
قاصد سنکر مطلوبہ کا جسم سر سے پاتک تازہ و آراستہ ہوگیا فرط خوشی و
محبت سے ؛

اگیھت پت کا دوہا

آوت لہہ گھنشیام کی آن دیس تین بات
بیچیلا ہوئے چمکن لگیو سنیھن ہی کو گات

آن دیس ملک غیر چپیلا برق نیھن محبت سے ہی دل گات جسم
حاصل دوہا اس نایکا نے خبر مراجعت اپنے شوہر کی ملک غیر سے سنی بمجرد
سننے کے محبت دل سے تمام جسم اسکا مثل برق چمکنے لگا ؛

آگت پت کا دوہا

سکھی بسچھرن سسر کی ہوئی لہلہی ترنت
بیل روپ پر پھیلت بہی لہہ بسنت سو کنت

سسر موسم اگہن پوس لہلہی سبز ترنت فوراً پہیلت تر و تازہ
بسنت فصل بہار کنت شوہر حاصل دوہا قول سکھی کا سکھی سے
کہ دیکھہ یہہ نایکا بحالت سرما ہجر کیسی افسردہ تہی اور اب شوہر کو مثل فصل
بہار پاکر کیا بیل سبز کیطرح تر و تازہ ہوئی ہے ؛

آتما دوہا

کیھون اوگن انگ کو لکھین نہ ہت کی چور

پیہ مینک مکھ کی لکھی رونی نین چکور

ہت محبت پیہ شوہر مینک ماہتاب رونی عورت حاصل دوہا

یہہ نایکا فرط محبت سے اپنے شوہر کے عیوب ظاہر و باطن پر نظر نہین کرتی

ہر وقت اوسکے چہرہ ماہ کو اپنی چشم چکور سے دیکھا کرتی ہے

متہما دوہا

پیہ سنمکھ رہت بمکھ بمکھ ہوتی جات

تیہ درپن پرت بنب لون تیری گت درسات

سنمکھ بمقابلہ و مہربان بمکھ غیبت و نامہربان درپن آئینہ پرت بنب

عکس آئینہ گت حالت درسات معلوم ہوتی ہے حاصل دوہا یہہ نایکا

بحالت حضوری شوہر فرمان بردار رہتی ہے اور غیبت شوہر مین نافرمان

مثل عکس آئینہ کے کہ مقابل کے مقابل رہتا ہے اور غیبت مین غایب

ادہما دوہا

جیون جیون آدر سون للن پانپ دیت بنائے

تیون تیون بہامن مین لون کہن کہن ابنٹہت جائے

آدر خاطرداری پانپ دریا بہامن عورت مین ماہی لون طرح

کہن کہن ساعت بساعت حاصل دوہا خاوند عورت کیواسطے جس طرح

کہ دریا سے محبت و خاطرداری آراستہ کرتا ہے اوسی ادسی طرح یہہ نایکا

بر روش شل ہاری کے اینٹھتی جاتی ہے ؛

پت نایک دوہا

جب تین لالن رون کو گون لی آئے سنگ

تب تین شیولون آپنے کر را کہی ارد ہنگ

لالن شوہر رونی عورت گون مکلاوہ اردہنگ دنصف جسم حاصل دوہا جب سے یہ مرد اسکی عورت کو اپنے گہر مکلاوہ کرکے لایا اوس روز سے مثل مہادیو کے عورت کو اپنا نصف جسم قرار دیکر پاس کہتا ہے ؛

انکول نایک دوہا

نی بسن جب ہون سجون تب یہ بہرم لجانہہ

بن پر کہے دہن سجن کی ہیر سکت ہین نانہہ

نی بسن پارچہ نوطیار بہرم شک دہن آواز ہیر سکت دیکھتی حاصل دوہا قول نایکا کا سکہی سے کہ جب مین پوشاک نئی پہنتی ہون تب شوہر میرا اشک لاکر عورت غیر سجھکر شرماتا ہے اور جب تک میری آواز نہ سُنے پہچان نہین سکتا ہے ؛

دچھن نایک دوہا

دچھن ساگر دہن کی سم برتت ہین پریت

وہ ندین یہہ تین شون لت الکہی ریت

دچھن دچھن نایک ساگر دریاے شور دہن دونون کی سم برابر برتت ہین

بیان کرتی ہین پریت محبت ندین ندی ہا تین عورات حاصل دوہا دریاے شور اور اس دھین نایک یعنی مرد عیاش کا ایک ہی طریقہ ہے کہ جیسا دریا مین جو ندی آوے مل جاتی ہے ایسا ہی اس نایک کے پاس جو عورت آوے اوس سے ملتا ہے ؛

سٹھ نایک دوہا

ہیر ہیر مکھہ پھیر کت تانت بھو ہنہ ندان

بانن بدہ کا ہون نین راکھی چڑھی کمان

ہیر ہیر دیکھہ دیکھہ ندان نادان بانن بدہ تیر سے مارکر حاصل دوہا قول نایک کا نایکا سے کہ مجھکو دیکھہ دیکھہ منہہ پھیر پھیر کر بھو نہہ کو کیون تانتی ہے تیر ون سے مار کر یعنی شکار مار کر کمان کو کوئی چڑھا ہوا نہین رکھتا ہے ؛

دہرشٹ نایک دوہا

کالہ گیو تجے آپہین موسر سو ہین کہاے

آج سیس جاوک لیین پھر لوٹت ہی پاے

سوہین قسم سیس سر جاوک رنگ مہاور حاصل دوہا نایکا اس نایک بے حیا سے کہتی ہے کہ کل تو میرے سر کی قسم کہا کر گیا ہے کہ دوسری نایکا سے تعلق نہ رکھونگا اور آج پھر نشان مہاور پاے دوسری عورت کا سر پر لگا کر میرے پیرون پر لوٹتا ہے ؛

اوپیت نایک دوہا

آئے وہ پانپ بہری منین آج انہان
جہہ بوڈن نکسن لکہین نکست بوڈب بران

پانپ بھری پُر از آب و تاب منین عورت حاصل دوہا
قول نایکا کا سکھی سے کہ یہ نایکا بہ آب و تاب غسل کرنے کو آئی کہ جسکے غوطہ لگانے اور سر باہر نکالنے سے میری جان ڈوبتی اوچہلتی ہے ؛

بیساک نایک دوہا

لال ادہر ہیرا ردن جنہہ سیرن تن ساتہہ
دیجیے کنہہ دہن لیائے جو کیجیے تہہ دہن ہاتہہ

لال ادہر یاقوت لب ہیرا ردن الماس دندان سیرن تن جسم طلائی حاصل دوہا قول نایکا کا نایک سے کہ تمہارے لب یاقوت دندان الماس جسم طلائی اس مال سے مجھکو کون چیز دوگے جو دوا وسی کی طرف اپنا ہاتہہ بڑہاؤن ؛

روپ ماتی نایک دوہا

بار بار ہیرت کہا درپن مین چت لائے
نیک لکھو نج بدن سون رادہی بدن ملائے

ہیرت دیکھتی درپن آئینہ بدن چہرہ حاصل دوہا
قول سکھی کا نایک سے کہ تم بار بار غور سے آئینہ کیا دیکھتی ہو ذرا اپنے چہرہ کو چہرۂ مطلوبہ سے ملا کر تو دیکھو ؛

پروکہت نایک دوہا

اگن روپ بن ری برہ کت جارت ہی موہ

تیہ تن پانپ پائے کی بور مار ہون توہ ؛

اگن روپ شعلۂ آتش بن نبکر ری برہ اے ہجر کت کیون جارت جلاتا ہے موہ مجھکو تیہ عورت تن پانپ دریائی جسم بور مار ہون غرق کرکے مارون گا حاصل دوہا نایک کا قول کہ اے ہجر تو شعلۂ آتش بنکر مجھکو کیون جلاتا ہے یاد رکھہ کہ دریائی جسم عورت کا پاکر تجھکو غرق کرکے مار ڈالون گا ؛

سرون درشن دوہا

جب تین موہ سنائی تون کہے کا نہہ کی بات

تب تین درگ مرگ تون چلی کانن ہین کون جات

درگ آنکھہ مرگ آہو کانن جنگل و گوش حاصل دوہا قول نایکا کا سکھی سے کہ جسوقت سے تونے میرے مطلوب کا پیام مجھے سنایا ہے اوسوقت سے میری آنکھین مثل آہو کے کانن[1] کیطرف رجوع ہین باین تمنا کہ گوش مراد دلی اپنے حاصل کرچکے اور ہم محروم ہین ؛

[1] یعنی گوش و جنگل ۱۲

سپن درشن دوہا

جاگت جو رجو پائے دوڑ لاگے ساتھہ

سپنین کو جیت جو رکب آوے اپنین ہاتھہ

چت چور دل کا چورانیوالا حاصل دوہا تول نایکا کا سکھی سے کہ بیداری
مین جو چور آوے دوڑکر اوسکے ساتھہ جاسکتے ہین مگر خواب مین جو دلکا چورانے
والا آوے اوسکو کیونکر پکڑے ؛

چتر درشن دوہا

چترہ چیتوت چتر یون رہے ایک ٹک جوے
متر بلوکت راوری کہو کون گت ہوے

چترہ تصویر کو چیتوت دیکھتی چتر عقیلہ یون اسطرح ایک ٹک ٹکٹکی سے
جوی دیکھہ متر دوست بلوکت دیکھتی راوری آپ کی حاصل دوہا
قول سکھی کا نایکا سے کہ اے عقیلہ تو تصویر دوست کے دیکھنے مین ہمہ تن مصروف
ہوکر خود فراموش ہو رہی ہے پس جب دوست کو دیکھے گی اوسوقت کیا تیری
حالت ہوگی

سوپنکھہ درشن دوہا

جیون یہ درگ آل بھنوت تیہ بدن کمل کی اور
تیون یہ نکھہ سس کی بہی تیہ کی نین چکور ؛

درگ آنکھہ ال زنبور سیاہ بھنوت بلاگردان بدن چہرہ سس ماہتاب
حاصل دوہا جسطرح گل چہرۂ مطلوبہ پر چشم طالب مانند زنبور سیاہ
کے بلاگردان ہوتی ہین اوسیطرح طالب کے ماہ چہرہ کو چشم مطلوبہ بشکل چکور
بہ محبت تمام دیکھتی ہین ؛

دوتی برین دوہا

کرا دیں نایکا کی حالت ناگفتہ بہ ہے یعنی پپیہا جو رات کو پیو کہاں بولتا ہے جس وقت لفظ پیو کا سنتی ہے زندہ ہو جاتی ہے اور لفظ کہاں کے سنتے ہی مر جاتی ہے۔

بسنت رت برنن

کہوں لیاوت بکست کسم کہوں ڈولاوت بائے

کہوں بچھاوت چاندنی مدہ رت داسی آئے

لیاوت لاتی ہے بکست شگفتہ کسم گلہا ڈولاوت بائے کرتی ہے ہوائے مرغوب مدہ رت فصل بہار داسی خادمہ حاصل دوہا گاہ ہوائے مرغوب اور گاہ گلہائے شگفتہ کو لاتی ہے اور گاہ فرش چاندنی آراستہ کرتی ہے یہہ خادمہ فصل بہار وارد ہو کر ؛

تریدہ بات برنن دوہا

سر در مانہہ انہائے اُر باگ باگ برمائے

مند مند آوت پون راج ہنس کی بہائے

سر ورتالاب مانہہ مین انہای غسل کرکے اُر اور باگ باگ باغ باغ برمائے استراحت کرکے مند مند آہستہ آہستہ پون ہوا راج ہنس نام جانور ہے کہ خرامش بس پسندیدہ مثل اوست حاصل دوہا تالاب مین غسل کرکے بسے سرو اور باغوں مین سیر و استراحت کرکے بس معطر آہستہ آہستہ ہوائے سہ گانہ مثل راج ہنس کے خوش خرام چلی آتی ہے ؛

باگ برنن